

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ مع محصول لے

نمبر ۱۸ جلد ۴ — لودیانہ ۴ مئی ۱۸۷۶ع — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

یہو واہ ہے خالق زمین و آسمان
ہم سب سے جدا ہیں اسکے حضور
ہوا ہے برنگ بشر بھی خدا

یہو واہ ہے مالک کون و مکان
وہ ذات و صفت میں ہے یک پُر نور
تجھے بھی سمجھا تو تم سے جدا

نور افشاں

منشور محمدی مطبوعہ ۵ اپریل سنہ ۱۸۷۶ میں کوئی صاحب ملقب بہ محمد امین واعظ اسلام پادریوں کی خیانت کے بیان میں یوسیفس مورخ کی کتاب سے ایک عبارت نقل کرتے ہیں جو کہ مسیح کے معجزات و کرامات اور اُسکے مصلوب ہونے اور جی اُٹھنے پر شہادت کرتی ہے۔ پھر چند علما مسیحی کی یعنے پادریان کی تصانیف کی عبارت اس مضمون کی نقل کرتے ہیں کہ یہہ عبارت اصل میں یوسیفس کی نہیں ہے بلکہ عیسائیوں نے بے ایمانی سے اُسکی کتاب میں اپنے عقاید کی تائید کے لئے یہہ الحاق کردیا پھر آخر میں کہتے ہیں جب پادری صاحب غیر دنکی کتاب میں الحاق کرنے سے باز نہیں رہے تو اپنے گھر کی کتابیں تحریف و تصنیف و تغیر و تبدل کرنے میں کب کوتاہی کی ہوگی۔

واعظ صاحب کیا اُنکو یہہ معلوم نہیں کہ چور خواہ آور و نکا مال و اسباب خراب کردے مگر اپنے سرمایہ کو تباہ کبھی نکریگا اور نیز غور فرمائے کہ پادریان و علما مسیحی نے خود عبارت مذکور کی

الحاق ہونیکا دعویٰ کیا ہے اور اُسکے الحاق کی ثبوتی دیدی پس اُنکی خیانت کہاں بلکہ اس امر میں عین صداقت و دیانت اُنکی ثابت ہوتی ہے آپ دعوی تحریف کے ثبوت میں نہایت منفعل معلوم ہوتے ہیں ✦

پرچہ منشور محمدی مطبوعہ شعبان المعظم ۱۳۰۲ ہجری میں بعنوان تتمہ حقیقت مجموعہ بیبل مرزا موحد جالندھری بڑے زور و شور سے علماء یہود و عیسائی متقدمین و متاخرین کے مختلف رائے درباب کتب مقدسہ کو جمع کرتے ہیں کہ فلانے کا ایسا گمان ہے اور فلانے کا ایسا زعم ہے اور کسینے اُنکا زمانہ تصنیف ہونیکا کچھ تصور کیا اور کسینے کچھ سمجھا - اور کسی عالم نے سلیمان کی کتابوں کو الہامی خیال کیا اور کسینے غیر الہامی گمان کیا علی ہذا جو کسی شخص نے دیگر نبیوں کے صحیفوں پر کوئی اعتراض کیا ہے - سو مرزا صاحب اُسکو بھی اپنے مضمون میں داخل کرتے ہیں پھر آخر الامر مضمون کے فرماتے ہیں کہ باقی آئندہ - ہم باقی کے منتظر ہیں کہ اُسکا نتیجہ کیا منطقی کیا ہوگا - اور اس اثنا میں ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ کتب مقدسہ پر آپکو اعتراض کرنا کیونکر لازم ہے باوصفیکہ قرآن تو اُنکی تصدیق کرتا ہے اور آپ اُسکے مخالف ہوکر اُنکے اعتراضات کرتے ہیں اور چونکہ مسیح نے بھی اُنکی تصدیق کی ہے آپ مسیح کے بھی برخلاف ہوگئے ہیں - ہم کسکو سچا جانیں آیا آپکو یا قرآن کو آپکو یا مسیح کو - البتہ ہم جانتے ہیں کہ آپ پھر تحریف کا نام لینگے چنانچہ محمدیوں کا یہی دستور ہے کہ جواب باصواب دینے سے ناچار ہوکر تحریف کے دعوے پر مستعد و تیار ہو پڑتے ہیں اور طرفہ تر یہہ کہ ثبوت کوئی دے نہیں سکتے اور تحریف کا الزام دیتے ہیں اور پھر انہیں کتب محرفہ سے پیشینگوئیاں محمد صاحب کی نکالی جاتی ہیں ✦

فرخ آباد مشن کی رپوٹ سالگذشتہ سے معلوم ہوا کہ فرخ آباد مشن میں ۱۲ اسٹیشن ہیں جنمیں ۱۲ پادری یورپین اور ۵ مس و ۴ ہندوستانی پادری و ۶۲ واعظ مقرر ہیں ۱۹۴۴ طالب علم مشن اسکولونمیں تعلیم پاتے ہیں جنمیں ۶۲۹ لڑکیاں بھی شامل ہیں اور آئندہ ترقی ہونے کی اُمید ہے - ۳۰ آدمیوں نے بعد تحقیق کامل کے وہاں کے پادری صاحبان کے ہاتھ سے اصطباغ پایا ✦

ویسلین مشن رپوٹ میسور سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس مشن میں ۳۴ پادری یورپین ہندوستانی و ۱۵۸ واعظ ملازم و ۴۳ واعظ غیر ملازم مقرر ہیں ۴۶۹۳ طالب علم وہاں کے مشن اسکولونمیں تعلیم پاتے ہیں جنمیں ۱۳۹۵ لڑکیاں ہیں ✦ سالگذشتہ میں ۶۶ - آدمیوں نے دین عیسوی کو قبول کیا جنمیں ۲۲ بالغ و ۴۴ نابالغ ہیں ✦ جہاں تک ہمنے اُس رپوٹ کو دیکھا یہہ بھی معلوم ہوا کہ وہاں نہایت سرگرمی سے خدا کا کام ہورہا ہے اور اُسکی کلام پھیلتی جاتی ہے ✦

جو الوداعی ایڈریس لارڈ نارتھ بروک صاحب کی خدمت میں بمقام کلکتہ وہاں کے رئیسوں نے پیش کی تھی اُسکے جواب میں صاحب ممدوح نے اپنی یادگار کی نسبت حسب تفصیل ذیل تقریر فرمائی ✦

آپنے ازراہ مہربانی یہہ خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ ایک یادگار کے ذریعہ سے میرا نام اس شہر سے متعلق کیا جاوے - میں اب اس مقام پر پھر وہی عرض کرتا ہوں جو میں نے اول ہندوستان میں آنے کے بعد کہی تھی کہ مجکو کلکتہ سے ایک ایسا تعلق ہے جو سابق میں کسی گورنر جنرل کو نہیں ہوا یعنے یہہ کہ میرے والد جنکی نصیحت اور تربیت کی بدولت مجکو تمام معاملات میں کامیابی حاصل ہوئی ہے اسی شہر میں پیدا ہوئے تھے ✦

پادری جیمز گلکوم صاحب نے جو چین کے شمالی جانب منادی کرتے ہیں اُس طرف میں ایک مینارہ دیکھا تو ظاہر ہوا کہ اُسپر ۱۰۰۱ برس کا کتبہ کندہ ہے جسکے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ دین عیسوی کا چرچہ وہاں ساتوین صدی میں نسطوری فرقہ کے پادری صاحبان کے ذریعہ سے ہو چکا ہے ✦

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹتا

بختیار اور اُسکے ہمراہیونکا پٹیالہ میں داخل ہونا

اور میر نصرت علی سے ملاقات کرنا

بختیار نے کہا ان لوگونکا دغل فصل بخوبی معلوم کرلینا ہر ایک کا کام نہیں ہے ان یونکا اور اُنکا ایکہی طرح کا فعل ہے بعض چاندیکو کشتہ کرکے اُسکی راکھ ہر وقت اپنے پاس رکھتے ہیں اور جہاں کسی طالب کیمیا کو دیکھ پاتے ہیں اُسکے ہاتھ سے سیماب وغیرہ گھٹالی میں ڈلوا آگ میں رکھوا اپنے پاس سے تھوڑی سی راکھ جو حجم میں کم اور وزن میں زیادہ ہوتی ہے اکسیر کے بہانہ سے دیدیتے ہیں اُسکے ہاتھ سے پہلے وہ اور پیچھے سے سوہاگہ ڈلوا دیتے ہیں اور آپ ہاتھ بھی نہیں لگاتے بس سیماب اُڑ جاتا ہے اور چاندی کی ٹکری کھا کر بیٹھ جاتی ہے سادہ لوح آدمی یقین کر بیٹھتا ہے کہ اکسیر کی تاثیر سے پارہ کی چاندی بنگئی ہے - بعض عیار چڑیا کی انتڑیاں نکال اُنکو صاف کرکے بیچمیں چاندیکا باریک کشتہ بھر کر دھوپ یا سایہ میں خشک کر رکھتے ہیں وہ انتڑیں سوکھ کر شکل میں نباتاتی خشک شدہ جڑ بوٹی کی مانند ہوجاتی ہیں پس بوٹی کے بہانہ سے وہ مسریکی معرفت پارہ میں رکھوا چاندیکا بنا دکھلاتے ہیں بعض حضرات ایسے ہوتے ہیں کہ محض چاندیکا ہی سونا بناتے ہیں اور آپ بالکل نہیں چھوتے اُنکا فریب یوں چلتا ہے کہ تولہ بھر سونیکے برادے میں رتی بھر سیماب ملا کر ہاتھ سے اُسکو خوب ملتے ہیں ملتے ملتے وہ برادہ چاندیکے برادہ کیطرح سفید ہوجاتا ہے کرشمہ دکھلانے کیواسطے کیمیا کے متلاشی سے تولہ دو تولے چاندی کا برادہ منگواتے ہیں اور حکمت عملی یا ہاتھ کی چالاکی سے اپنے طلائی برادہ سے جو کسی قسم کی پڑیا میں بندھ لیتے ہیں بدلکر اُسکی تسکین کیواسطے رتی



اُدھر تی جو نسخہ کو ٹھڑی کی راکھ بھی اُکسیر بہانہ سے دیتے ہیں جہاں جی چاہے جا کر بنالے ملاوہ بہر صورت بن ہی جائیگا ملک ایسے چالاک اور جلد باز ہوتے ہیں کہ تماشائیوں کے روبرو ، شب یا قلعی ہوتے ہیں ڈالکر جرخ دینا شروع کرتے ہیں اور آپ اُسکے گلانیکے لئے دوا ڈالنے کے بہانہ سے پاس بیٹھ مداری کیسی پھرتی کے ساتھ چاندی کی ڈلی بھی رکھ دیتے ہیں اور دھونکنی کے زور سے مریب کو اُڑا کر چاندی تیار دکھلا دیتے ہیں اور اگر اور کوئی ہی صورت نہ بنے تو کوئلیوں میں ڈلی تمیں نالی میں گھٹالی میں غرض جسطرح بن پڑے فریب کئے بغیر نہیں رہتے حضرت انکی ہتھوٹیوں کا کچھ حد و حساب نہیں ایکدو ہوں تو بیان بھی ہوسکیں یہہ تو ایسے شعبدہ باز ہیں کہ جنکے بھلے نظر بازونکی آنکھیں اندھی کرکے ایسی ایسی ٹھگیاں کر جاتے ہیں کہ کیسی عقل انکو ہرگز نہیں سکتی یہی دعا مانگو کہ انکے پالے میں خدا کسی دشمن کو بھی نہ ڈالے میر صاحب نے جواب دیا کہ ایسے فعل اکثر نیم پختہ ہوتے ہیں ہوا کرتے ہیں جو کیمیا گری میں ذرا بھر دخل نہیں رکھتے اور جا بجا فریب کرکے ناحق کیمیا گری کو بدنام کرتے اور رسوائی کی زندگی بسر کرتے پھرتے ہیں بخلاف اسکے وہ جو اس کام میں پورے ہیں اپنی استغنا کے سبب کسی چیز کی پرواہ نہیں رکھتے اور نہ دغل فصل کے ہی نزدیک جاتے ہیں ہمارے اُستاد امام شاہ کا یہہ حال ہے کہ امیرانہ خوشگذران کرتے ہیں ہر روز بیس بیس تیس تیس روپیہ خرچ کرکے بلاناغہ دنیا کے مزے لیتے ہیں اور رات کو نہ او دھوکا لین نہ مادھو کا دین کان میں تیل ڈالکر سو رہتے ہیں یہاں کے کلال اور حلوائیوں سے پوچھو کہ کسقدر انکے شکر گذار ہیں اور علے ہذا القیاس بہت سے گداگر لوگ بھی جو انکے طفیل مالدار ہوگئے ہیں سو آپ ہی فرمائیے کہ اگر یہہ غیبی خزانہ انکے ہاتھ میں نہیں ہے تو اس فضول خرچ کا ہر روز انتظام کہاں سے ہوتا ہے جاتی لب خواہ کچھ ہی کہو میں تو اُنسے کبھی بدظن نہیں ہوں انکا چشمدید بات سے انکاری نہیں ہوا جاتا اور نہ دیدہ دانستہ آنکھوں پر پٹی باندھی جاتی ہے سید صاحب ایک بوٹی کی تلاش میں دو چار دن سے باہر گئے ہوئے ہیں اور جس وقت آئینگے دو ایک نسخے جنکے سامان سب مہیا ہو چکے ہیں آپکے روبرو کرینگے اُس وقت آپ ہی معلوم کر لینا کہ اصل کے کیمیا گر ہیں یا نہیں بختیار نے کہا فضول خرچکی بات تو رہنے دیجئے مثل مشہور ہے کہ چوروں کے کپڑے لاٹھیوں کے گز مفت کا مال خرچتے ہوئے دل اکثر بیرحم ہو جایا کرتا ہے مگر یہہ فرمائیے کہ وہ نسخے جنکی تجویز ہو رہی ہے کس قسم کے ہیں میر صاحب نے کہا ایک تو سیپ اور ایک مبیض اور دونوں کے ارکان بڑی محنت سے تیار ہوئے ہیں چنانچہ فرار معقد احمر اور یہہ ایسا نمایاں ہے کہ گل انکو کیطرح دکھتا ہے اور جوہر حل جاکر شمس نگلس بجرم مار الدم احمر اور عقاب غواص زعفران الحدید خالص محلول و سرب احمر ہر ایک وزن میں سو سو تولہ ہیں سبحان اللہ انکی صفائی اور رنگ سے طبع کیسی خوش ہوتی ہے بلکہ انکی تبدل مشکلات کو اگر کوئی مستعاد آدمی دیکھے تو یقین ہے کہ معجزہ کے فعل سے کچھ کم نہ سمجھے اب انکا امتزاج دینا اور مرکب کرنا صرف باقی ہے اور پھر جب کئی ایک نشوونوں کے بعد اگر انکا حل و عقد بھی اچھی طرح ہوگیا تو یقین ہے کہ طرح کا عمل ایک بر ہزار بلکہ اس سے بھی کہیں بڑھ کر ہوگا علے ہذا القیاس عمل مبیض بھی ساتھ ہی ساتھ تیار ہو نیوالا ہے سب ارکان مبیضات موجود ہیں صرف دو چار تقطیر عنبیقی کا عمل باقی ہے سو بعد تشویہ و تنقیح ترکیب کیا کرو وہ بھی قابل کار ہو جائیگا اور اگر خدا کے فضل سے یہہ دونوں نسخے بامراد امتزاج کھا گئے اور کسی طرح کا نقص انکی ترکیب میں نہ رہا تو پھر انشاء اللہ اسقدر دولت کے ہاتھ آنیکی اُمید ہے کہ آج تک کسی شخص نے خواب میں بھی نہ دیکھی ہو یاد آور دیا شاہگاں کا تو صرف نام ہی نام ہے مگر اس ترکیبی خزانہ کو لوگ آنکھوں سے دیکھینگے حضرت یہہ بھی اسم اعظم کیطرح ایک مخفی اسرار ہے جو پروردگار نے بجز اپنے خاص الخاص بندونکے عام مخلوقات سے پوشیدہ رکھا ہوا ہے اور ایسے وقت میں مجھ نالائق کو اسکا ملنا صاف ہندوستان کی خوش قسمتی پر دال ہے جو اُسکے دشمنوں کے مغلوب کرنے میں امداد غیبی کا کام دیگا۔ بختیار نے کہا اور واہ کیا کہنا اتک عمل تو اکثر ہوس بڑی خوبی کے ساتھ کر لیتے ہیں اسطرح کے جوہر اور رسونکا اُڑانا نکلوال وہ انعقاد کا کرنا وغیرہ سب کچھ ہو سکتا ہے مگر مشکل یہہ ہے کہ جرخ کے وقت ایک آدھ طرح کی کسر ہمیشہ رہ ہی جاتی ہے۔ اتنے میں پنڈت نے آکر کہا کہ کیا آپ لوگ آج اندر ہی بیٹھے رہینگے دن تو قریبا ختم ہوگیا اور سورج غروب ہونے پر ہے ذرا نکلکر باہر کی ہوا کھائے اور رات کے کھانیکی بھی کچھ فکر کیجئے اُسکے کہنے پر سب احباب اُٹھ کھڑے ہوئے بختیار اور وزیر علی رفع کسالت کے لئے پاس کی مسجد میں جا کر غسل کرنے لگ گئے اور اُدھر نصرت علی نے آٹا دال وغیرہ خرید کر پنڈت اور منصور کے حوالہ کیا جب وہ لوگ نہا دھو کر مسجد سے آگئے تو میر صاحب ہوا کھانیکے بہانہ سے انکو ساتھ لیکر بازار کی طرف نکل گئے جب پھرتے پھراتے مالی کی سرائے کی سیر دیکھتے مسند چھوڑی دروازہ کے باہر عبداللہ شاہ نذر گر کے مکان تک پہنچے تو میر صاحب نے کہا کہ آؤ اس بزرگ کی زیارت بھی کرتے چلیں یہہ ایک بڑے نامی کیمیا گر ہیں اور اکثر ریاستوں میں انکا فعل التصدیق اور مقبول ہو چکا ہے وزیر علی نے کہا ہماری سیر کی علت غائی بھی تو یہی ہے کہ جہاں تک ہوسکے یہاں کے لوگوں سے ارتباط پیدا کیا جاوے یہہ کہکر مکان کے اندر داخل ہوئے۔ باقی آئندہ

خدا آدم زاد نہیں کہ پشیمان ہو

مشہور محمدی کے پرچہ مطبوعہ ۲۱ فروری میں مرزا صاحب جالندھری اپنی خوش طبع سے نورافشاں پر اس بات میں اعتراض کرتے ہیں کہ کسی صاحب نے انہیں بیان تو بہ کرنے اور پشیمان ہونے

خدا کا درج کیا ہی۔ مرزا موصوف نے پرچہ اخبار مذکورہ کا حوالہ دینا مناسب نہیں سمجھا۔ خیر تاہم اُسکے جواب میں چند ذکرات کئے جاتے ہیں قولہ معلوم ہوا کہ مطبع نورافشاں میں کوئی آدمی ایسا نہیں ہی کہ پادری ویری صاحب کو ایسی ویسی غلطیوں سے آگاہ کرے سو نہیں مناسب ہی کہ آئندہ کو مسلمانوں کے اعتراض کا جواب سمجھ کر لکھا کریں +

گمان غالب ہی کہ اگر مہربان مرزا صاحب از روئے خیرخواہی خود ویری صاحب کو آگاہ کیا کریں گے تو وہ نہایت اُنکے ممنون ٹھہرینگے اور در ین اثنا ہم بھی مرزا موصوف کی ایسی ایسی غلطیوں سے اُنہیں آگاہ کرتے ہیں۔ بعد نقل کرنے عبارت مخالفہ کے حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ہنسنے واسطے ہنسی ناظرین کے حضرت مجیب صاحب کا پورا مقولہ لکھدیا ہی۔ جواب ناظرین کو ہنسانا مرزا صاحب کے نزدیک صواب ہوگا کیونکہ وہ خود ہنسنے والے معلوم ہوتے ہیں ورنہ عقلاً و نقلاً یہہ انسب تھا کہ بجائے ہنسانے کے کوئی معقول جواب دے دیتے کہ جس سے ناظرین کو ہنسی نہوتی بلکہ تسلی کلی حاصل ہوتی قولہ پیدائش کے ۶ باب ۶ آیت میں لکھا ہی کہ خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پشیمان اور دلگیر ہوا الخ سو اس آیت کو آیات مفصلہ ذیل منسوخ کرتی ہیں گنتی ۲۳ باب ۱۹ آیت خدا انسان نہیں کہ جھوٹ بولے نہ آدم زاد ہی کہ پشیمان ہووے کیا وہ کہے اور نہ کرے اور فرماوے اور اُسے نہ پورا کرے اور دیکھو سموئیل ۱۵ باب ۲۹ آیت اسرائیل کا ناصح جھوٹ نہیں بولتا اور پشیمان نہیں ہوتا کیونکہ وہ انسان نہیں ہی کہ وہ پچھتاوے الخ اب حضرت مجیب صاحب کو مناسب ہی کہ جسطرح انہوں نے بیبل کے محاورہ کی موافق پشیمانی کے معنے لکھے ہیں ویسے ہی دلگیر اور جھوٹ کے معنے بھی لکھیں تاکہ بیبل کا محاورہ سب کو معلوم ہوجاوے اب مجیب صاحب کو ذرا اپنی آنکھوں سے تعصب کی پٹی کھولنی چاہئے۔ جو مجیب صاحب نے خدا کے پشیمان ہونیکے

معنے لکھے ہیں اُنسے ہمارا نہایت عمدہ مطلب بر آیا اور نصاریٰ کا کفارہ بالکل باطل ہوگیا اور مجیب صاحب نے اپنے پانو پر آپ کلہاڑی ماری اور مذہب کا اصول کاٹ دیا انہیں کے حوالہ آیت ۴۴ زبور سے واضح ہوا کہ خدا اپنی رحمتوں کی فراوانی کے مطابق پچھتایا۔ اب کہاں گئے حضرت پادر صاحب کہ جو کفارہ کا اعلان بذریعہ منادی اور اخبارات کے سُناتے پھرتے ہیں دیکھو زبور مذکورہ کے موافق جو تمنے آپ ہی حوالہ میں لکھدیا ہی سو بس جب معافی گناہ کی رحمت پر منحصر ہی اور ہوتی چلی آئی ہی تو کفارہ پر بھروسا رکھنا بالکل عبث ہی۔ آخر میں جو قرآن مجید سے بیبل کا محاورہ ملایا اس کل پر شگفتہ کا معاملہ دکھایا بلکہ یہہ خوب بات ہی کہ جو آیت بیبل کی قرآن مجید کے موافق نہو اُسکو اسیطرح مجیب صاحب باطل سمجھا کریں اب حضرت مجیب صاحب کو مناسب ہی کہ جب وہ قرآن شریف کا محاورہ سمجھنے میں تو تثلیث کو موافق محاورہ قرآن شریف کے باطل سمجھیں کیونکہ اسمیں خدا فرماتا ہی کہ بس وہ کافر ہوئے جنھوں نے کہا کہ خدا تین میں سے ایک ہی۔ اقول یہہ جو آپ نے کہا کہ پیدائش ۶ باب کی ۶ آیت آیات منقولہ از گنتی ۲۳ باب ۱۹ آیت اور سموئیل ۱۵ باب ۲۹ آیت سے منسوخ کی گئی ہی سو ہم کہتے ہیں کہ یہہ نتیجہ ہرگز لازم نہیں آتا کیونکہ وہاں پر اَور معنے ہیں اور یہاں پر اور معنے اور ان میں کچھ مخالفت و مباینت نہیں ہی۔ اب دیکھیے کہ یہہ توبہ کا جو لفظ ہی سو یہہ خدا پر کتب مقدسہ کی چند مقامات میں آتا ہی اُن میں سے ہم چند نقل کرتے ہیں چنانچہ خروج ۳۲-۱۴ تب خداوند نے اُس بدی سے جو چاہا تھا کہ اپنے لوگوں سے کرے پچھتایا قاضیوں ۲-۱۸ خداوند اُنکی کڑھنے سے جو وے اپنے ستانے والوں اور دکھ دینے والوں کے سبب کرتے تھے پچھتایا۔ سموئیل اکتاب ۱۵-۳۵ خداوند بھی پچھتایا کہ اُسنے ساؤل کو بنی اسرائیل کا بادشاہ کیا۔ یرمیاہ نبی کے صحیفہ ۱۸-۸ اگر وہ قوم جسکے حق میں میںنے یہہ کہا

اپنی بُرائی سے باز آوے تو میں بھی اُس بدی سے پچھتاؤنگا جو اُسکے ساتھ کرنا ٹھہرایا تھا۔ زبور ۱۰۶-۴۵ اُسنے اُنکے لئے اپنے عہد کو یاد فرمایا اور اپنی رحمتوں کی فراوانی کے مطابق پچھتایا اور یہہ سب آیات آیت منقولہ از پیدائش کے موافق ہیں اور وہ لفظ جسکا ترجمہ پچھتانا کیا گیا ہی سو عبرانی زبان میں נחם (نحم) ہی اور اُسکے معنے لغت میں لکھے ہیں

to repent, be grieved, to pity, to relent

یعنے توبہ کرنا دلگیر ہونا ترس کھانا اور اسکے معنے آیات منقولہ بالا میں مجازی موافق موقع کے کئے جائینگے اور اس سے خدا تعالیٰ کی صفت میں جو بے تبدل و تغیر ہی کچھ نقصان نہیں وارد ہوتا کیونکہ کتب مقدسہ کی صاف صاف تعلیم یہہ ہی کہ خدا تبدل و تغیر سے خالی و منزہ ہی چنانچہ آپنے خود اس مطلب کے ثبوت میں چند آئتیں نقل کی ہیں۔ پس مجیب صاحب جس کے قول کو آپ نے نقل کیا ہی یہی بات صاف صاف بیان کرتا ہی چنانچہ وہ ۶۵۔۱۰ از بور ۵۴ آیت کے شروع میں کہتے ہیں کہ جب خدا نے دیکھا کہ میرے لوگ سزا اُٹھا کر توبہ کرتے ہیں تو پچھتایا یعنے اُنکی سزا کو چھوڑ دیا اسیطرح ہم بھی بیان کرتے ہیں کہ خدا کے پچھتانے سے یہی مراد ہی کہ اُسکا دلگیر ہونا جیسا کہ خدا ہمارے گناہوں پر دلگیر ہوتا یا یہہ کہ اُسکا ترس کھانا جیسا کہ خدا تائب گنہگار پر ترس کھاتا ہی یا اُسکا باز آنا کسی کام سے جیسا کہ آیت یرمیاہ منقولہ بالا میں لکھا ہی کہ اگر وہ قوم جسکے حق میں نے یہہ کہا اپنی بُرائی سے باز آوے تو میں بھی اُس بدی سے پچھتاونگا یعنے باز اؤنگا جو اُسکے ساتھ کرنا ٹھہرایا تھا اور ان آیتوں میں اور اُنمیں کہ جس سے خدا کا بے تبدل ہونا ثابت ہوتا ہی کچھ مخالفہ و تباین نہیں ہی اور نہ اُنکا اُنسے منسوخ ہونا ثابت ہوسکتا ہی یعنے جو پچھتانا لفظ کے مجازی معنے بیان کئے ہیں سو اس میں آپ کیا نقص نکالینگے۔ کیونکہ کتب مقدسہ میں جابجا الفاظ مجازی



استعمال ہوتے ہیں مثلاً مسیح کہتا ہے مبارک وے جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔ یہاں بھوک اور پیاس کے الفاظ مجازی ہیں۔ اور پھر مسیح کہتا ہے کہ اگر کوئی میرا شاگرد ہوا چاہے تو اپنی صلیب اُٹھا کر میری پیروی کرے یہاں صلیب کا لفظ مجازی ہے۔ اور پھر ۸۹ زبور ۱۳ آیت میں داؤد خداوند کی طرف مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ تیرا بازو زور کا ہے۔ تیرا ہاتھ قوی۔ تیرا دہنا ہاتھ بلند الخ یہاں پر بازو ہاتھ و دہنا ہاتھ مجازی ہیں۔ پھر مسیح کہتا ہے کہ میں جہان کا نور ہوں یہاں نور مجازی ہے اسیطرح ہزاروں مقاموں میں ہے اور آپ بھی اُنپر کچھ عیب نہیں پکڑتے ہیں۔ بس ہم پوچھتے ہیں کہ لفظ پچھتانے پر کیوں عیب پکڑتے ہو۔ ماسوائے اسکے مجیب صاحب جنکی عبارت آپ نے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ اسی قسم کا محاورہ قرآن میں بھی پایا جاتا ہے کہ اسمیں بھی توبہ کا لفظ خدا پر آتا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ توبہ کرنے میں اور پچھتانے میں کیا فرق ہے دیکھو سورۃ النساء ۴ سیپارہ میں لکھا ہے فَاُولٰٓئِکَ یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا یعنے یہہ لوگ ہیں کہ توبہ کرتا ہے اللہ اوپر اُنکے اور ہے اللہ جاننے والا اور حکمت والا۔ اور یہہ جواب لکھتے ہیں کہ جو آیت بیبل کی قرآن مجید کے موافق نہو اسکو اسیطرح مجیب صاحب باطل سمجھیں پس واضح ہو کہ ہم بیبل کی کسی آیت کو قرآن کی عبارت پر منحصر نہیں سمجھتے ہیں اور بباعث ناموافق ہونے عبارت قرآن کے ساتھ ہم ہرگز انجیل کی کسی آیت کو باطل خیال نہیں کرتے ہیں اور مجیب صاحب نے بھی اسطرح نہیں سمجھایا۔ اُنہوں نے صرف یہہ کہا کہ بیبل کی جس بات پر آپ اعتراض کرتے ہیں سو وہ قرآن میں بھی ہے اور جو بیبل پر اسباب میں اعتراض کرو تو قرآن پر بھی وہی اعتراض وارد ہوگا پس اپنے ہی پانو پر آپ تیشہ مارا چنانچہ اوپر بیان ہو چکا کہ خدا کا پچھتانا قرآن میں بھی آیا ہے۔ آخر الامر آپ ۱۰۶ زبور کی ۴۵ آیت سے بہت خوش ہو رہے ہیں کہ جس سے ایکا نہایت عمدہ مطلب حاصل ہو لیعنے بطلان کفارہ پھر کہتے ہیں۔ اب کہاں گئے حضرت پادری صاحب کہ جو کفارہ کا اعلان بذریعہ منادی اور اخبارات کے سُناتے پھرتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب آپ گھبراویں نہیں کیونکہ ہم سب حاضر ہیں اور ہرگز کفارہ کے اعلان کرنے سے باز نہیں آوینگے آیت مذکورہ میں کفارہ کا بطلان نہیں نظر آتا وہاں پر صرف یہہ لکھا ہے کہ خدا اپنی رحمت کی فراوانی کے مطابق پچھتایا یعنے سزا دینے سے باز رہا اور اُسکی رحمت کی فراوانی اور کفارہ میں کچھ ضد نہیں ہے کہ رحمت کی فراوانی سے کفارہ باطل ثابت ہو فقط

عیسوی مذہب کا ثبوت

(انجیل خدا کا کلام ہے۔ انتشار انجیل سے ثبوت)

انتشار انجیل اُسکی صداقت کا بھاری نشان ہے۔ جانتے ہیں کہ مسیح سے تھوڑی مدت کے بعد دین عیسوی تمام ملکوں میں پھیل گیا اور کئی ایک قوموں سے تسلیم کیا گیا۔ اور بعض لوگ اعتراض کرینگے کہ دین محمدی بھی اسیطرح سے پھیل گیا تھا درحقیقت سچ ہے یہہ بھی جاننا چاہیے کہ صرف مذہب کے پھیلنے سے اُسکی سچائی ظاہر نہیں ہے مگر کئی ایک شرطوں سے لوگ اپنے قدیمی مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب کو کئی ایک وجہ سے اختیار کرتے ہیں۔ ڈر سے لالچ یا نجات کیواسطے۔ تمام علماء محمدی جانتے ہیں کہ جس وقت محمد صاحب نے ایک فریق کو جمع کیا اُس نے اپنے مذہب کو تلوار کے زور سے پھیلا دیا۔ مثلاً کوئی شخص وحشیوں کے بیچ بڑا بہادر ہو اور چاروں طرف چھوٹے چھوٹے فرقے ہوں جو آپس میں میل نہیں رکھتے تب وہ بہادر ایک نئے مذہب کو جاری کرکے بتلادے کہ یہہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور یہہ بھی کہے کہ جو شخص اسکے واسطے لڑائی کرے اُسکو اس دنیا میں لوٹ اور خوبصورت عورتیں ملینگی اور اُس دنیا میں ویسی خوشی اُسکو عنایت ہوگی تو بیشک بہت لوگ اُسکو قبول کرینگے اور جس قدر زیادہ شریر ہوں گے اُسیقدر اُسے زیادہ مانینگے کیونکہ لڑائی زن زمین اور زن کے لئے ایسے ایسے لوگوں کو بہت عزیز ہوتی ہے۔ لیکن عیسائی دین انسان کی ساری بدخواہشوں کے برخلاف ہے۔ دیکھو جب عیسیٰ کے شاگرد اُس کی عزت و بچاؤ کیواسطے اُسکے دشمنوں کے ساتھ لڑنا چاہتے تھے تو وہ اُنکو منع کرتا تھا کہ تم نہیں جانتے کہ تم کس طرح کی روح رکھتے ہو۔ علاوہ اُسکے اُس نے اُنہیں فرمایا کہ میں تمکو بھیڑوں کی مانند بھیڑیوں کے درمیان بھیجتا ہوں۔ اور وہ اُن کو یہی سکھلاتا تھا کہ رحم دل اور فروتن مزاج ہو جو دشمن تم پر سختی کرے تو خفا مت ہو اپنے دشمنوں کو پیار کرو اُن کے قصوروں کو معاف کرو اُن کے لئے دعا مانگو کس لئے کہ مغرور لالچی دغاباز کینہ ور اور سنگدل بادشاہت الٰہی میں کبھی داخل نہیں ہو سکتا۔ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ بیشمار لوگوں نے اپنے قدیمی مذہب کو کس واسطے چھوڑ کر اِس مذہب کو اختیار کیا ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ شاید اُن لوگوں نے دنیاوی مطلب کیواسطے اختیار کیا ہوگا تو یہہ سراسر غلطی ہے کیونکہ دین عیسوی دنیاوی خواہشوں کے بالکل برخلاف ہے۔ اسکا سبب یہہ ہے کہ جب اُنہوں نے پہچان اور غور کی کہ یہہ لوگ جو کرامتیں کرتے ہیں اور نئے مذہب کی تلقین کرتے ہیں سچے ہیں تو اُنکی بات کو ماننا چاہیے +

پھر ہم سب جانتے ہیں کہ اکثر لوگ پُنّ اور ثواب کو اپنا فخر سمجھتے ہیں جیسا کہ نمازی اپنی محراب کو حاجی حج کو پنڈت و دیا کو جاتری تیرتھ کو جوگی یا سنیاسی بڑے دُکھ کو۔ خداوند عیسیٰ مسیح نے صاف فرمایا ہے کہ پُن اور ثواب خداوند تعالیٰ کے آگے کچھ قدر نہیں رکھتے ہیں اب سے پھر پوچھتا ہوں کہ اُنہوں نے اِس مذہب کو جس کے سبب کہ وہ جانتے تھے کہ ہمارے رشتہ دار ہم کو چھوڑ دینگے اور حاکم ہم پر

تعدی کرینگے اور مار ڈالینگے کیونکہ اختیار کیا۔ چنانچہ مسیح کے بعد چوتھی صدی تک روم کے بادشاہوں نے بار بار سعی اور کوشش کی کہ عیسائیونکو مار ڈالیں تاکہ دین عیسوی نیست و نابود ہو جاوے*

ہمکو دریافت کرنا چاہئے کہ وے لوگ کیسے تھے جنہوں نے دین عیسوی مقرر کیا عیسیٰ خود غریب تھا اور اُسکے پہلے شاگرد مچھوے اور محصول لینے والے اور بالکل ناخواندہ تھے اسی باعث سے لوگ اُنکو حقیر جانتے تھے۔ یہہ بھی کرامات ہی سے خالی نہیں کہ وہ دین جسکو غریب اور ناخواندہ آدمیوں نے مقرر کیا اور جو ہماری نفسانی خواہشوں کے برخلاف ہی جلدی ملک بہ ملک پھیل گیا اور اب تک پھیلتا چلا جاتا ہی اور جس ملک میں یہہ مروج ہی وہاں کے لوگ عقیل اور دانشمند اور شایستہ ہیں۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ اس میں الٰہی قوت ہی۔ ہر ایک شخص اپنے دین کو عزیز جانتا ہی بیشک جہاں کہیں عیسائی لوگ انجیل کو سناتے اور لوگ ایمان لاتے اور اور لوگ اُس سے بڑی دشمنی کرتے تھے۔ خاص کرکے پوجاری اور حاکم لوگ جنہوں نے اسقدر دین عیسوی کے برخلاف کوشش کی کہ بہت لوگونکو قتل کیا تا اس نئے مذہب کو اختیار نہ کریں۔ یہہ سب کچھ عیسیٰ کی نبوت کے موافق ہوا کیونکہ اُسنے پہلے ہی اپنے شاگردونکو کہا تھا کہ ایسا واقعہ ہوگا اور تواریخ سے بھی کہ عیسیٰ کے قول کے مطابق ہوا باوجود ان تمام سختیوں تعدیوں اور دشمنیوں کے انجیل پھیل گئی۔ اور اگرچہ یہہ ضرور تھا کہ جو کوئی آدمی اس دین کو تسلیم کرے تو وہ اپنے ماں باپ دولت اور عزت کو ترک کرے تاہم انہوں نے دنیاوی چیزوں کو دون سمجھ کر چھوڑ دیا اور اُسکو قبول کیا بیشک یہہ دین خدا کی طرف سے ہی اس میں شک کرنا سراسر نقصان ہی فقط

پیارو جب کہ خدا نے ہم سے ایسی محبت کی تو لازم ہی کہ ہم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھیں فقط

مراسلات

رپورٹ ماہواری مجمع مبشر لودیانہ

بابت ماہ اپریل ۷۶ء

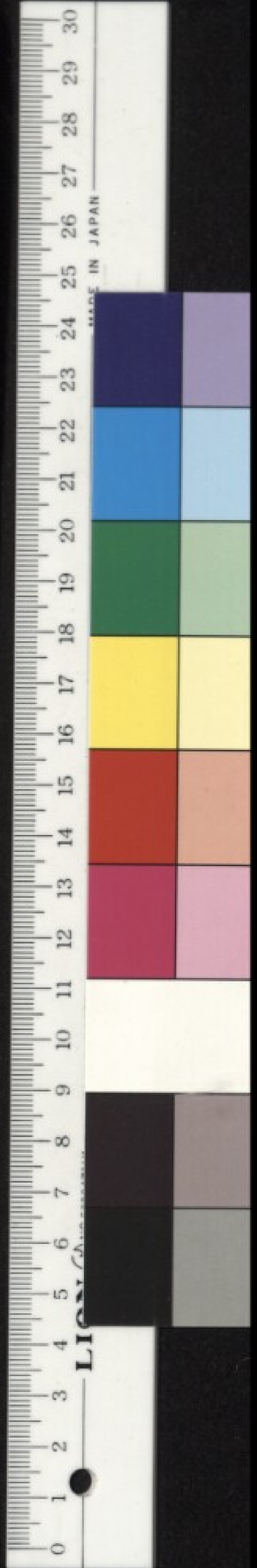
شکر ہو اُس خداے رحیم کا جسکے فضل نے ہم لوگونکو اُبھارا کہ اُن آسمانی نعمتونکی جنکا ذائقہ چکھ رہے ہیں اوروں کو خبر دیں۔ تاکہ وہ بھی جو موت کے سایہ میں اپنی بے بہار زندگی کو گذران رہی ہیں آسمانی نعمتوں کے خواہشمند ہو کر پاک کلیسیا میں داخل ہوں غرض کہ اُسکے بندے رات دن اپنے بھائیوں اور غیر قوموں کے لئے دعاؤں میں مشغول رہتے ہیں۔ اور اپنی محنتوں میں ہمیشہ خداوند کے فضل کے طالب ہیں۔

بھائیوں نے ایک دوسرے کی تسلی کے لئے مناسب جانکر یہہ فیصل کیا کہ مجمع مبشر لودیانہ کی ماہواری رپورٹ معہ دیگر مقامات کے جو متعلق اس جماعت کے ہیں نور افشاں میں شایع ہوا کرے۔ تاکہ دور کے بھائیوں کو بھی فائدہ پہونچے لہذا مختصر بحسب تفصیل ذیل بیان کیا جاتا ہی۔

جو رپورٹ سین پوری کے بھائیونکی معرفت منشی غلام مسیح صاحب سکرٹری کے آئی ہی اُسکا خلاصہ یہہ ہی۔

کہ ہمارے پیارے خداوند نجات دہندہ کے فضل و کرم سے یہاں بخوبی اُسکا جلال ظاہر کرنے کے لئے کام جاری ہی اور ہم بھائی کوشش کر رہے ہیں چنانچہ ہمیشہ ایک دوسرے کو دعاؤنکے ذریعہ سے تسلی دیتے ہیں اور غیر قوموں کو بہ کوشش تمام اپنے نجات دہندہ کی تسلی بخش کلام سے آگاہ کرتے ہیں اور ہم لوگ نہایت خوشی سے مجمع مبشر لودیانہ میں شریک ہیں تاکہ ایک دوسرے کی دعاؤنکی مدد کے وسیلہ آسمانی برکت کثرت سے نازل ہووے۔ آمین

لودیانہ یکم اپریل سنہ الیہ کو بھلور میں جاکر منادی کی ریل پر بہت لوگوں سے نجات کے بابت گفتگو رہی خداوند کے فضل و کرم سے مقام مذکور میں ایک متلاشی ہی جسکی نسبت ہمکو اُمید ہی کہ خداوند کی کلیسیا میں جلد شریک ہوگا۔ ۴ تاریخ کو موضع مونڈیاں میں کلام سنایا وہاں کے آدمیوں سے خاصکر اسبات پر گفتگو ہوتی رہی کہ سچے گرو کو کیسا ہونا چاہئے۔ ۸ تاریخ کو موضع گہلی وال وکوکو والی و بہادر پور میں خوشخبری دی برخاصکر موضع کوکو وال میں بہت دیر تک اسبات پر گفتگو رہی کہ آیا نبی نجات دے سکتا ہی یا نہیں۔ ۱۴ تاریخ کو موضع لہارا و ڈوابہ و ڈھوکے وال و شیر پور میں منادی کی برخاصکر موضع لہارا میں بھائیوں نے بھجن گائے جنکو نہایت شوق سے باشندگان دیہہ سُنتے رہے۔ ۱۵ تاریخ کو بھلور میں منادی کی وہاں کے لوگ اچھی طرح سے سُنتے رہے اور متلاشی مذکور الصدر سے دیر تک گفتگو رہی خداوند اپنی برکت اُسپر نازل کرے آمین۔ ۲۰ تاریخ کو موضع ڈگری میں کلام سنایا اسبات پر بیان کیا کہ صرف مسیح نجات دہندہ ہی ایک مقال نے نہایت تعجب سے کہا کہ ہم جانتے تھے کہ گرو نانک عیسیٰ ہماری دہبی کے مانند ہی۔ پر یہہ تو آج معلوم ہوا کہ پربھو عیسیٰ مسیح نے گنہگاروں کے بچانے کے لئے اوتار لیکر اپنے تئیں بلدان کیا۔ ۲۱ تاریخ کو موضع سُنیت میں کلام سُنا کر اس بھجن کو بلجے بر گایا کہ کیوں سامن بھولا ہی یہہ سنسار ام بہت سے عورت مرد جمع تھے نہایت شوق سے سُنتے رہے بعد ایک عورت نے بھائیوں سے درخواست کی کہ تم ہمارے لڑکے کو تعلیم دیا کرو۔ ۲۵ تاریخ کو موضع ڈھولے وال میں رام داسیوں کے گھر پر جاکر کلام سنایا وہ لوگ اچھی طرح سے سُنتے رہے۔ پھرتے وقت ریل کی چوکی پر ایک سپاہی سے گفتگو ہوئی جو پیشتر اُسکے بھائیوں سے بہت سختی سے پیش آیا تھا۔ پر خداوند کا شکر ہو کہ اُسنے اُسکے دل کو نرم کر دیا





یعنے ایکی مرتبہ بخوشی تمام اپنے پیارے نجات دہندہ کا ذکر سنا اور بھائیوں سے بڑی محبت سے پیش آیا۔ جسے بھائیوں کو تعجب ہوا اور خداوند کی ستایش کرتے ہوئے اپنے گھر و نیمکرہ کو گئی ۲۰۔ اپریل کو موضع جویری میں دیری تک کلام سنایا اور تمام وہاں کے لوگ سنتے رہے بعدہ انہوں نے درخواست کی کہ دوپہر کو یہاں رہو ہم کھانا تمہارے لئے طیار کرواتے ہیں بھائیوں نے اس مہربانی کا شکر ادا کیا۔ غرض کہ اسطرح لوگ کوشش کر رہے ہیں خداوند جو تمام نعمتوں کا دینے والا ہے اسی سے عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے بندوں کی کوششوں پر فضل کا مینہ برساوے تاکہ سخت دل نرم ہوجاویں اور پاک کلام کا بے بہا بیج اُسمیں جگہ پاوے اور اُگے اور پھل لاوے اور اے آسمانی باپ اپنے لوگوں کو سرگرم کر وہ تیرا جلال ظاہر کرنے میں سست نہو جاویں بلکہ روز بروز زیادہ محنت کرکے آسمانی برکتوں کے اُمیدوار رہیں۔ آمین +

راقم عاصی اشرف علی سکرٹری مجمع مبشر لودیانہ

اخبارات مُلکی و ولایتی

سوات اخبار کوہ نور میں لکھا ہے کہ تیراہ کی سلطی قوم مسلمان سرکار سے مقابلہ کے لئے افریدیوں کا ساتھ دیتی معلوم ہوتی ہے حد پشاور کے مسلمان بھی افریدیوں کے ہی شریک ہیں۔ بہرکیف کسی بھی لڑائی کے توقع کرنیکے سارے قرینہ پائے جاتے ہیں +

پٹیالہ کا انتظام اخبار پبلک اُپنین ۲۷ اپریل میں تحریر ہے کہ عنقریب ریاست پٹیالہ میں ہندوستانی رزیڈنٹ مقرر ہوا جاتا ہے انگریزی رزیڈنٹ مقرر نہیں ہوگا + منہ

گورنر جنرل اُسی اخبار میں لکھا ہے کہ نواب گورنر جنرل کشور ہند معہ کرنیل میرن صاحب اپنے سٹاف کے ۲۰ ماہ حال کو دوپہر کیوقت شملہ میں رونق افروز ہوگئے اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر سے جو وہاں بیشتر سے رونق افروز تھے ملاقات فرمائی + منہ

سکہ گورنمنٹ سیلون نے گورنمنٹ آف انڈیا سے جو یہ درخواست کی تھی اسلئے بمبئی گورنمنٹ نے ۷ لاکھ روپیہ کے پیسے طیار ہونیکا حکم دیا ہے +

الپین ممالک متحدہ امریکہ میں جتنے کارخانے الپین بنانے کے ہیں انمیں ہر روز ۴ کروڑ ۷ لاکھ الپین طیار ہوتی ہیں اور دو کروڑ ۵۰ لاکھ ہر روز ممالک غیر سے آتی ہیں + اس سے معلوم ہوا کہ وہاں سات کروڑ ۵۰ لاکھ الپین کا روزانہ خرچ ہے +

حضور پرنس آف ویلز بخیریت اٰلے وجبرالٹر میں پہونچ گئے جب حضور ممدوح جبرالٹر میں پہونچے تو سلطان مراکو نے اپنے سفیر دریافت خیریت مزاج مبارک کے لئے روانہ کئے +

شہنشاہ روس ہر سال میں تخمیناً ڈیڑھ لاکھ پونڈ قرض لیتے ہیں اور کل روپیہ تیاری ریلوے اور رفاہ عام میں صرف کرتے ہیں +

کوہ ناگا جو خبر کوہ ناگا سے آئی اُس سے معلوم ہوا کہ ناگا کے لوگوں نے سرکاری آدمیوں سے بالکل مخالفت کر رکھی ہے گو ابھی تک کسیکی جان ضایع نہیں ہوئی مگر مخالفت برابر چلی جاتی ہے + شعلہ طور

نورنگ آباد ۱۶ ماہ حال سے منجانب شمالی ریلوے واسطے آمد و رفت مسافروں کے نورنگ آباد تک جاری ہوگئی فی الحال صرف ایک ہی ٹرین لاہور سے بوقت ساڑھے بارہ بجے دن کے روانہ ہوگی +

فارس الفرلیڈ اخبار روس بحوالہ خبر ۱۴ اپریل سینٹ پیٹرزبرگ بیان کرتا ہے کہ فارس نے طیاری لڑائی کی مروج کی ہے چنانچہ فارس کی فوجیں لڑنے کے لئے یکم اپریل سنہ حالکو جانب مشہد روانہ ہوئی ہیں۔ دیکھئے انجام کار فتح کسکے ہاتھ رہتی ہے + منہ

قوم افریدی ایک انگریزی اخبار سے دریافت ہوا ہے کہ پشاور میں یہہ افواہ ہو رہی ہے کہ انگریزی گورنمنٹ قوم افریدی پر بولان پاس میں حملہ کریگی بعض کہتے ہیں کہ فوج روانہ ہوچکی تھی مگر کسی سبب سے ٹھہر گئی ہے + منہ

انتقال مقدمہ منصوری ہمالیہ کرانیکل خبر دیتا ہے کہ مقدمہ دعویدار ریاست لنڈھورہ کا عدالت دیوانی سہارنپور میں دایر ہوا تھا اب وہاں سے دوسری جگہہ جہاں یہہ مقدمہ دایر ہوا ہے میرٹھ قرار پائی ہے تحقیقات اس مقدمہ کی بحضور مسٹر ڈلیبنو جج میرٹھ کے ہوگی + منہ

ملول صاحب جو سابق میں سول سروس تھے اور چند روز کیواسطے مسلمان ہوگئے تھے عدالت ہائیکورٹ الہ آباد میں بطور وکیل کے داخل ہوگئے +

امتحان بمبئی میں ۹۶ اُمیدواروں نے عہدہ سب ارڈنیٹ جج کا امتحان دیا تھا مگر اُن میں سے صرف ۱۲ اُمیدوار پاس ہوئے +

انسداد مینوشی جناب لاڈ ڈنار تھ بروک صاحب سابق گورنر جنرل ہر ایک کمانڈنگ افسر کو بوسالت کمانڈر انچیف یہہ امر جاری فرما گئے ہیں کہ حتی الامکان سعی و ترغیب سے تمام گورے سپاہیان کو شراب نوشی سے باز رکھیں اور ساتھ اسکے یہہ بھی فرمایا تھا کہ اگر کوئی سپاہی سولجبر تین سال تک شراب نہ پیئے اور اُسکی کمانڈنگ افسر رپوٹ کرے تو وہ سولجبر لایق ترقی کے تصور کیا جاویگا اور شادی کا مستحق بھی ہوگا +

پشاور اخبار کوہ نور کا کارسپانڈنٹ پشاور سے لکھتا ہے کہ ۱۷ ماہ حال کو سرکاری دیہات کے لوگ معرفت ارباب محمد سرفراز خان صاحب کے بلائے گئے اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے حکم دیا کہ افریدیوں کا فصل غلہ کاٹا جاوے کیونکہ وے سرکار کی مخالفت کرتے ہیں اور ان دیہاتوں کے ساتھ حفاظت کے لئے کچھ

سپاہی ساختہ کئے گئے کچھ فصل کٹ چلی تھی کہ افریدیوں کی طرف سے ایک بندوق سر ہوئی لیکن ارباب محمد سرفراز خان صاحب کا ایک آدمی بسبب بعد کے بچ گیا۔ ازاں بعد چند مختلف مقامات سے افریدیوں کی طرف سے فیر ہونے لگے ادہر سے بھی بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سپاہ موجودہ مقام میکش کدہ میں جمع ہو گئی اور لڑائی ہوئی۔ افریدی پہاڑ کے اندر بندوقوں کے فیر کرتے تھے اور سرکاری فوج میدان میں توپ و بندوق سے لڑتی تھی دو بجے بعد دوپہر تک لڑائی ہوتی رہی بعد اسکے حسب الحکم صاحب موصوف بند کی گئی نقصان سرکار بتفصیل ذیل ہوا۔

قتل حوالدار پلٹن یک	مجروح سپاہیاں دو نفر
کہار ڈولی کا یک	اسپ رسالہ نمبرا کا یک

کمسریٹ کا بیل یک۔ جو لوگ فصل درو کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے انکو خرچ خوراک معقول دیا گیا۔

لودیانہ

یکم مئی سے عدالت ضلع و محکمہ صاحب ازیری مجسٹریٹ کا وقت تبدیل ہو گیا۔ یعنے بصبح کے ۷ بجے سے ۱۱ بجے تک کچہری ہوا کریگی اور خزانہ بھی اسیوقت تک کہلا کریگا۔

پرسوں کو جلسہ تقسیم انعام طلبہ کا کیٹی گھر میں ہوگا۔ باہر کے وسائے ہیں جلسہ میں نہیں بولائے گئے شہر کے رئیس البتہ شامل جلسہ ہونگے۔

آج سے میلہ روشنی کا شروع ہو گیا ہے پولیس انتظام میں مصروف ہے امید کی ہے کہ بتوجہ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کسی نوع کا خلل نہیں ہوگا اور یہہ بھی امید ہے کہ جیسا چیت چودس کے میلہ میں فحش راگ کا انسداد ہوا تھا اس میلہ میں ویسا ہی انتظام کیا جاویگا +

سنا ہے کہ ایک موضع میں کسی ہندو کے لڑکے نے جسکی عمر قریب ۶ بھی برس کے ہوگی کھیلتے کھیلتے دو کانمیں رکھی ہوئی افیون کھالی انکے والدین نے ہر چند علاج کیا مگر کچھ فایدہ نہ ہوا آخر مر گیا +

غزل

من تصنیف میراں بخش عطار دانا لاہور

نہیں ارباب دلکو دام کی چالی بچھا دیتے
فریب دانہ میں دانا دنکو یہہ بد دعا دیتے
تعجب ہے کہ دنیا پھر بھی کیوں مطبوع عالم ہے
ہزاروں بندیں گور ہر دم ملک فنا دیتے

۲ جو لوگ عصیاں میں پہنسکر حسرتیں دلکی نکالے ہیں
اٹھینگے روز محشر کو صدائے حسرتا دیتے
نہایت با دل رنجیدہ و حال پریشاں ہوں
مجھے بند علایق سے کبھی یارب چھڑا دیتے
عطار داس زمیں میں ایک مطلع اور پڑھتے ہیں
گنہگاروں کو ہیں انجیل کا مژدہ سنا دیتے

مطلع

۱ گناہوں سے خلاصی سبکو ہیں ابن خدا دیتے
خدا کی سلطنت کے وارثوں میں ہیں بنا دیتے
۳ تقاضائے عدالت سے نہ تھی تدبیر بچنے کی
مسیحا گر صلیب و پر نہ خون اپنا بہا دیتے
۴ جناب حضرت عیسیٰ ہی عالم کے منجی ہیں
شہادت ہیں کلام پاک میں سب انبیا دیتے
۵ مسیحا کیوں خدائے پاک کو تم سے جدا سمجھوں
دکھائی تم میں ہیں انداز شان کبریا دیتے
+ یہہ غافل خواب غفلت میں پڑے ہوتے ہی ہیں ورنہ
در جنت بھی وا ہوتا اگر یہہ کھٹکھٹا دیتے
۶ نماز ظاہری سے ہی بھلا کچھ فایدہ ہوتا
خدا کے گھر میں بیجا دخل ہیں اہل ریا دیتے
عطار د سب انہوں میں منتظر کیوں بیٹھے ہو
گرائے خانۂ مستی ہیں سیلاب بلا دیتے

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مطبوعہ ۲۰ اپریل ۱۸۷۸ء

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ترقیات مندرجہ ذیل یکم تاریخ ماہ حال سے بسبب پنشن حاصل کرنے کرنیل جی ہچنس صاحب سی۔ بی سی۔ ایس آئی فرماتے ہیں۔

کرنیل ایچ این مر صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل درجہ دوم سی انسپکٹر جنرل پولیس پر۔

میجر اے ایچ بام فیلڈ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ درجہ اول سے ڈپٹی انسپکٹر جنرل درجہ دوم پر۔

کپتان سی ایچ ایوارٹ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس درجہ دوم سے درجہ اول پر۔

کپتان ای سی او بی ہارس فورڈ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس درجہ سوم سے درجہ دوم پر۔

مسٹر جے ای وار برٹن صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس درجہ چہارم سے درجہ سوم پر۔

مسٹر ای برون صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس درجہ اول جماعت اول سے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس درجہ چہارم پر۔

مسٹر ایف اے کیلی صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس درجہ دویم سے درجہ اول جماعت اول پر۔

مسٹر جی ایف ٹیلر صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس درجہ سوم سے درجہ دویم جماعت اول پر۔

مسٹر اے جے میٹ صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس درجہ چہارم سے درجہ سویم جماعت اول پر۔

مسٹر جی ڈبلیو ہیسٹنگز صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس درجہ سویم جماعت دویم سے درجہ چہارم جماعت اول پر۔

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا